جمعرات 23 مئی 2002ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 23 مئی 2002ء 10 ربیع الاول 1423 ہجری - 23 ہجرت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 115

حضرت خدیجہؓ کی گواہی

آنحضرت ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ نے گھر آ کر حضرت خدیجہ کو سنائی تو حضرت خدیجہؓ نے کہا:۔

خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو رسوا نہیں ہونے دے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں کمزوروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں گمشدہ نیکیوں کو قائم کرتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں اور ضروریات حقہ میں امداد کرتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الوحی حدیث نمبر3)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ نے علاوہ ان ہزارہا معجزات کے جو ہمارے سرور و مولیٰ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اس کثرت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں۔ تازہ بتازہ صدہا نشان ایسے ظاہر فرمائے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔ ہم نہایت نرمی اور انکسار سے ہر ایک (-) صاحب اور دوسرے مخالفوں کو کہتے رہے ہیں اور اب بھی کہتے ہیں کہ درحقیقت یہ بات سچ ہے کہ ہر ایک مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو کر اپنی سچائی پر قائم ہوتا ہے۔ اس کے لئے ضرور ہے کہ ہمیشہ اس میں ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں کہ جو اپنے پیشوا اور ہادی اور رسول کے نائب ہو کر یہ ثابت کریں کہ وہ نبی اپنی روحانی برکات کے لحاظ سے زندہ ہے فوت نہیں ہوا۔ کیونکہ ضرور ہے کہ وہ نبی جس کی پیروی کی جائے۔ جس کو شفیع اور منجی سمجھا جائے وہ اپنے روحانی برکات کے لحاظ سے ہمیشہ زندہ ہو۔ اور عزت اور رفعت اور جلال کے آسمان پر اپنے چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ ابدی طور پر مقیم ہو۔ اور خدائے ازلی ابدی حی قیوم ذوالاقتدار کے دائیں طرف بیٹھنا اس کا ایسے پرزور الٰہی نوروں سے ثابت ہو کہ اس سے کامل محبت رکھنا اور اس کی کامل پیروی کرنا لازمی طور پر اس نتیجہ کو پیدا کرتا ہو کہ پیروی کرنے والا روح القدس اور آسمانی برکات کا انعام پائے۔ اور اپنے پیارے نبی کے نوروں سے نور حاصل کر کے اپنے زمانہ کی تاریکی کو دور کرے۔ اور مستعد لوگوں کو خدا کی ہستی پر وہ پختہ اور کامل اور درخشاں اور تاباں یقین بخشے۔ جس سے گناہ کی تمام خواہشیں اور سفلی زندگی کے تمام جذبات جل جاتے ہیں۔ یہی ثبوت اس بات کا ہے کہ وہ نبی زندہ اور آسمان پر ہے۔

(تریاق القلوب - روحانی خزائن جلد 15 ص 138)

جسمانی زندگی کا ذکر بے سود ہے۔ اور حقیقی اور روحانی اور فیض رسان زندگی وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی زندگی کے مشابہ ہو کر نور اور یقین کے کرشمے نازل کرتی ہو۔ ورنہ جسمانی وجود کے ساتھ ایک لمبی عمر پانا اگر فرض بھی کر لیں۔ اور فرض کے طور پر مان بھی لیں کہ ایسی عمر کسی کو دی گئی ہے تو کچھ بھی جائے فخر نہیں۔ مصر کی بعض پورانی عمارتیں ہزار ہا برس سے چلی آتی ہیں اور بابل کے کھنڈرات اب تک موجود ہیں جن میں الو بولتے ہیں۔ اور اس ملک میں اجودھیا اور بندرابن بھی پرانے زمانہ کی آبادیاں ہیں۔ اور اٹلی اور یونان میں بھی ایسی قدیم عمارتیں پائی جاتی ہیں تو کیا اس جسمانی طور پر لمبی عمر پانے سے یہ تمام چیزیں اس جلال اور بزرگی سے حصہ لے سکتی ہیں جو روحانی زندگی کی وجہ سے خدا کے مقدس لوگوں کو حاصل ہوتی ہیں۔

اب اس بات کا فیصلہ ہو گیا ہے کہ اس روحانی زندگی کا ثبوت صرف ہمارے نبی علیہ السلام کی ذات بابرکات میں پایا جاتا ہے۔ خدا کی ہزاروں رحمتیں اس کے شامل حال رہیں (-) دنیا میں صرف دو زندگییں قابل تعریف ہیں۔ (1) ایک وہ زندگی جو خود خدائے حی و قیوم مبدء فیض کی زندگی ہے۔ (2) دوسری وہ زندگی جو فیض بخش اور خدا نما ہو۔ سو آؤ ہم دکھاتے ہیں کہ وہ زندگی صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے۔ جس پر ہر ایک زمانہ میں آسمان گواہی دیتا رہا ہے اور اب بھی دیتا ہے۔ اور یاد رکھو کہ جس میں فیاضانہ زندگی نہیں وہ مردہ ہے نہ زندہ۔

(تریاق القلوب - روحانی خزائن جلد 15 ص 139-140)

مجالس عرفان کے اوقات

مختلف زبانیں بولنے والے احباب کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی ملاقاتوں اور مجالس عرفان کا شیڈول پاکستانی وقت کے مطابق یہ ہے

ہفتہ

جرمن دوستوں سے ملاقات

صبح 11-00 بجے

دوبارہ: منگل 9-00 بجے شب

اتوار

لجنہ سے ملاقات

صبح 11-00 بجے

دوبارہ: 9-00 بجے شب

سوموار

فرانسیسی بولنے والوں سے ملاقات

صبح 11-00 بجے

دوبارہ: 9-00 بجے شب

منگل

بنگالی بولنے والوں سے ملاقات

صبح 11-00 بجے

دوبارہ: جمعہ 8-00 بجے شب

جمعہ

مجلس عرفان نئی

ہر پندرہ دن کے بعد جمعہ کے دن

صبح 7-30 بجے دوپہر 2-45 بجے

دوبارہ: اتوار شام 7-00 بجے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے گئے صدقات غریبوں اور ضرورتمندوں کے لئے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ صدقات اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرتے ہیں اور آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں۔

طارق احمد رشید۔ مربی سلسلہ فجی

جماعت احمدیہ جزائر فجی کے ونوالیوو ریجن کے 17 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

جماعت احمدیہ ونوالیوو ریجن نے اپنا 17واں جلسہ سالانہ مورخہ 8/اکتوبر 2001ء بمقام بیت مبارک ولووا اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے منعقد کیا۔

ونوالیوو کی جماعتیں ہر سال یہ جلسہ اپنے نیشنل جلسہ سالانہ سے پہلے مختلف جماعتوں میں باری باری منعقد کرتی ہیں۔ امسال ولووا جماعت کو توفیق ملی۔ ولووا برانچ کی ''بیت مبارک'' جزائر فجی کی پہلی بیت الذکر ہے۔ ولووا جماعت کی ذیلی تنظیموں نے جلسہ کی تیاری خاکسار کی زیرنگرانی کچھ عرصہ پہلے شروع کی جس میں ریجن کے صدران جماعت نے بھی بھرپور تعاون کیا۔

جلسہ کی تیاری میں بیت الذکر کے ماحول کی صفائی کے علاوہ 4 جلسہ گاہ بنائے گئے مردانہ جلسہ گاہ' مستورات کا جلسہ گاہ اور اسی طرح مردانہ جلسہ گاہ برائے نومبائعین اور زنانہ جلسہ گاہ برائے نومبائعین۔ تمام جلسہ گاہوں کو مختلف بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ جس میں احادیث' الہامات حضرت مسیح موعود اور دیگر دینی تعلیمات لکھی ہوئی تھیں۔ اسی طرح مہمانوں کے جلسہ گاہوں کو بھی فجیئن زبان میں الہامات کا ترجمہ کرکے سجایا گیا تھا۔

اس کے علاوہ خاکسار اور لوکل مشنری محمد تقی صاحب نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے متعدد دورہ جات کئے اور ہر حلقہ سے مہمان لانے کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا۔

پروگرام جلسہ

خدا کے فضل سے 8/اکتوبر 2001ء صبح آٹھ بجے جلسہ گاہ میں مہمانوں کی آمد شروع ہوئی پروگرام وقت مقررہ پر مکرم نعیم احمد چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج جزائر فجی کی صدارت میں' تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ افتتاحی تقریر اور دعا محترم امیر صاحب نے کروائی جس میں انہوں نے جلسہ کے اغراض و مقاصد اور اس کی اہمیت بیان کی اور آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

افتتاحی دعا کے بعد مزید تین تقاریر بعنوان مقام مسیح موعود' صداقت حضرت مسیح موعود اور احمدیت ہوئیں اور اس کے بعد مہمانوں اور نومبائعین کو چائے پیش کی گئی۔ بعدازاں یہیں نومبائعین کے جلسہ گاہ میں علیحدہ پروگرام منعقد کیا گیا۔ جس میں 3 نظمیں اور 4 تقاریر بعنوانات ''اطاعت نظام'' ''مالی قربانی کی اہمیت'' ''برکات خلافت'' اور سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول مقررین نے پیش کیں۔

پروگرام نومبائعین و مہمانان (مردانہ)

آنے والے مہمانوں کی اکثریت خدا کے فضل سے فجیئن تھی اس لئے ان کی سہولت کیلئے یہ پروگرام فجیئن زبان میں رکھا گیا چار تقاریر فجیئن زبان میں بعنوان 'دین حق کا تعارف' ''وفات مسیح'' ''آنحضرت از روئے بائبل' اور 'مسیح کی آمد ثانی' ہوئیں۔ اس جلسہ گاہ میں فجیئن زبان میں الہام حضرت مسیح موعود دین کی بنیادی تعلیمات کے چارٹ لکھوا کر لگائے گئے تھے جن کو مہمانوں نے دلچسپی سے پڑھا اور بعض نے نوٹ بھی کیا۔ اس پروگرام میں ہمارے لوکل مشنری محمد تقی صاحب (جو کہ فجیئن ہیں) نے بہت اچھے انداز میں جماعت احمدیہ کے عقائد' جماعت کے لٹریچر (جو وہاں بک سٹال پر رکھا گیا تھا)' حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی تصاویر کا مکمل تعارف نیز بیعت فارم کا تعارف بھی کروایا اور آخر میں محترم امیر صاحب نے تشریف لا کر مہمانوں اور نومبائعین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔

پروگرام نومبائعین و مہمانان (زنانہ)

مستورات نے بھی اپنا پروگرام الگ زنانہ جلسہ گاہ میں تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگلش اور فجیئن ترجمہ کے ساتھ شروع کیا اور اس پروگرام میں 5 نظمیں اور 3 تقاریر بعنوان ''قرآن کی برکات'' ''دین حق میں احمدیت کا مقام'' اور ''دین میں عورت کا مقام'' ہوئیں۔ اور یہاں بھی لوکل مشنری نے فجیئن زبان میں جلسہ کی غرض' دین کا تعارف اور دیگر اہم مسائل پر روشنی ڈالی جس کے بعد آنے والے تمام مہمانوں (مرد وزن) میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

پروگرام جلسہ گاہ (زنانہ)

لجنہ میں پروگرام کا آغاز صدر صاحبہ لجنہ ونوالیوو کی زیرنگرانی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا دوران جلسہ 4 نظمیں اور 4 تقاریر ہوئیں جو کہ درج ذیل موضوعات پر تھیں: ''تربیت اولاد'' ''اہم تربیتی امور'' لجنہ اماء اللہ کی بنیاد اور اس کی ذمہ داریاں''۔

اختتامی تقریب

اختتامی تقریب کے موقعہ پر تمام احباب جمع تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود کے الہامات اور پیشگوئیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے جماعت کی ترقی کو پیش فرمایا۔ اس موقعہ پر محترم امیر صاحب نے جرمنی کے کامیاب جلسہ اور 8 کروڑ بیعتوں کا بھی ذکر کیا نیز احباب جماعت کو تلقین کی کہ وہ پہلے سے بڑھ کر فریضہ دعوت الی اللہ میں حصہ لیں کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے ہم امام وقت کی توجہ اور آپ کی دعاؤں کے حقدار بن سکتے ہیں۔ تقریب کے آخر پر محترم امیر صاحب نے دعا کروائی اور یوں یہ بابرکت جلسہ شام ساڑھے چار بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ سالانہ ونوالیوو میں امسال کل حاضری 486 سے زائد رہی جس میں 224 سے زائد مہمان اور نومبائعین تھے۔

بک سٹال ونمائش

جلسہ کے موقع پر خدا کے فضل سے ایک بک سٹال اور نمائش منعقد کرنے کی بھی توفیق ملی۔ ملینیئم سکیم کے تحت شائع کروائے جانے والے لٹریچر کے علاوہ جماعت کی دیگر 16 مختلف تصانیف اور قرآن کریم کے مختلف 5 زبانوں میں تراجم' تصاویر حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت اور دیگر جماعت کے رسائل وغیرہ بھی رکھے گئے۔ مہمانوں اور جماعت کے احباب نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور اپنی معلومات میں اضافہ کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 12۔اپریل 2002ء)

سائنسی تحقیق کا ایک عظیم الشان نیا رخ

عربی اور صحیفہ قدرت کے تعلقات

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

''براہین احمدیہ'' اور ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کی طرح ''منن الرحمان'' اس زمانہ کا ایک عظیم الشان معرکۃ الآراء کارنامہ ہے اس کے موتی درمکنون کی طرح ابھی ریشمی غلافوں میں ملفوف ہیں۔ ''منن الرحمان'' کے عظیم نکات میں سے ایک نکتہ نظام کائنات اور عربی زبان کے باہمی تعلق پر ہے۔ جس میں یہ اشارہ ہے کہ عربی زبان میں عموماً اور عربی زبان کے کلام الٰہی میں خصوصاً مظاہر قدرت میں سے کسی مظہر کو جو نام دیا گیا ہے اس نام میں اس مظہر قدرت کی تمام بنیادی صفات پائی جاتی ہیں کیونکہ عربی زبان میں صرف جملہ اور لفظ کے معنے نہیں ہوتے بلکہ حرف اور آواز بھی معنے رکھتی ہے اور حروف اور آوازوں کی ترتیب بھی نئے معنے پیدا کرتی ہے۔ مثلاً سورج کو عربی میں شمس کہتے ہیں تو ش اور م اور س کے وسیع اور گہرے معانی اور پھر ان تینوں حروف کی ترتیب میں سورج کی بنیادی صفات اشارۃً مذکور رہیں منن الرحمان اور دوسرے روحانی خزائن کی اس رہنمائی میں مستقبل کی سائنسی تحقیق میں ایک عالمگیر انقلاب کا بیج مضمر ہے جو آئندہ ہزار سال میں پنپ کر سائنسی تحقیق کو ایسی سطح پر لا کھڑا کرے گا کہ ''محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی''۔

عربی زبان اور نظام کائنات کے بارہ میں منن الرحمان میں سے بطور نمونہ ایک ارشاد درج ذیل ہے فرماتے ہیں۔ اور یہ بات جان رکھ کہ عربی اور صحیفہ قدرت میں طبعی تعلقات واقع ہیں اور ابدی انعکاس ہیں گویا وہ دونوں خداتعالیٰ کی طرف سے مرایا متقابلہ ہیں یا توام ہیں جو ایک دوسرے سے مماثلت رکھتا ہے۔ یا ایک ہی منبع سے دو چشمے نکل رہے ہیں اور ایک دوسرے کے برابر چلے جاتے ہیں۔

(منن الرحمان۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 195)

پھر فرماتے ہیں:۔

''یہ قاعدہ طالب حق کے لئے نہایت مفید ہوگا کہ ہمیشہ عربی کے باریک فرقوں کو پہچاننے کے لئے صفات اور افعال الٰہیہ کو جو صحیفہ قدرت میں نمایاں ہیں معیار قرار دیا جائے اور ان کے اقسام کو جو قانون قدرت سے ظاہر ہوں عربی کے مفردات میں ڈھونڈا جائے اور جہاں کہیں عربی کے ایسے مترادف لفظوں کا باہمی فرق کرنا مقصود ہو جو صفات یا افعال الٰہی کے متعلق ہیں تو صفات یا افعال الٰہی کی اس تقسیم کی طرف متوجہ ہوں جو نظام قدرت دکھلا رہا ہے۔

(منن الرحمان۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 149)

حیرت انگیز

حضرت حافظ حامد علی صاحب پر حضرت مسیح موعود کی بابرکت صحبت نے آپ پر جو رنگ چڑھائے تھے۔ وہ بہت گہرے ہو گئے تھے۔ اور آپ کو دیکھنے والوں نے برملا اس کی گواہی دی ہے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی فرماتے ہیں۔

''باوجودیکہ آپ بے حد مصروف رہتے تھے مگر یہ حیرت انگیز امر ہے کہ ایک شخص جو دن بھر کام کرتے کرتے چور ہو گیا ہو۔ وہ رات کی آخری گھڑیوں میں تہجد کی نماز میں مصروف دیکھا جاتا ہے۔ اور اس قدر خشوع و خضوع اور گریہ وزاری سے وہ آستانہ الٰہی پر گرا ہوا ہے جیسے کہ کوئی مجروح انسان دردوں سے چلاتا ہے میں نے خود ان کی یہ حالت دیکھی ہے۔

مجھے تو بعض اوقات یہ حیرت ہوتی تھی کہ اس قدر قوت یہ شخص کہاں سے پاتا ہے اور رات کو کس وقت سوتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سارا رنگ حضرت صاحب کی پاک صحبت میں چڑھ گیا تھا۔

(رفقاء احمد جلد 13 ص 70)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

قسط پنجم

غزوات النبیؐ میں خلق عظیم

تقریر جلسہ سالانہ 1979ء

غزوہ احد میں آپؐ کی عظیم الشان حکمت عملی اور اخلاق کی چمکار

مقام احد پر جاں نثاران محمدؐ نے اپنے خون سے عشق کی لافانی داستانیں رقم کیں

حضرت عمروؓ بن جموح کی شہادت

اب حضرت عمروؓ بن جموح کا حال سنیئے کہ آنحضورؐ کی اس اجازت سے انہوں نے کس شان اور کس چاہت کے ساتھ فائدہ اٹھایا:۔

حضرت طلحہؓ نے بیان کیا کہ احد کے روز جس وقت مسلمان شکست کھا کر بھاگنے کے بعد جمع ہو کر آئے تو میں نے حضرت عمروؓ بن جموح کو دیکھا کہ وہ لنگڑاتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے آرہے ہیں کہ خدا کی قسم! مجھے تو بس جنت ہی کا شوق لگ رہا ہے اس کے بعد انہوں نے دشمنوں پر حملہ کیا اور ان کے پیچھے پیچھے ان کا ایک لڑکا بھی دوڑا تب دونوں مل کر دشمنوں پر ٹوٹ پڑے اور آخر کار دونوں ساتھ کے ساتھ شہید ہو گئے ۔

یہ عمروؓ بن جموح حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن حرام کے بہنوئی تھے جو اسی غزوہ میں شہید ہوئے بہن کے خاوند عمرو کی طرح بیوی کا بھائی بھی ایک امتیازی شان کا مالک تھا چنانچہ ان کی شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے خود آنحضورؐ کو یہ خبر دی کہ جب عبداللہ شہادت کے بعد خدا کی جناب میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ بتا آج تیری رضا کیا ہے؟ اس پر عبداللہؓ بن عمرو نے عرض کیا۔ میری رضا تو بس یہی ہے کہ تو مجھے ایک دفعہ پھر زندہ کردے اور میں محمد مصطفیٰؐ کے ساتھ ساتھ تیری راہ میں جہاد کرتا ہوا پھر مارا جاؤں تو پھر مجھے زندہ کردے اور میں پھر رسول اللہؐ کی معیت میں جہاد کرتا ہوا مارا جاؤں اور تو مجھے پھر زندہ کردے اور پھر میں تیرے رسول کی معیت میں جہاد کرتا ہوا مارا جاؤں۔

اس واقعہ میں طرح طرح کا حسن کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اور جس کروٹ سے اسے دیکھیں یہ ایک نئی رعنائی دکھاتا ہے۔ منجملہ اور امور کے اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کس طرح مسلسل آنحضورؐ کا رابطہ اپنے رب سے قائم تھا۔ بندوں پر بھی نظر شفقت فرما رہے تھے اور رب سے بھی دل ملا رکھا تھا۔ ایک پہلو اپنے صحابہ پر جھکا ہوا تھا تو دوسرا پہلو رفیق اعلیٰ سے پیہم وابستہ اور پیوستہ تھا۔ وہ وجود جو امن کی حالت میں دنیٰ فتدلیّٰ کے افق اعلیٰ پر فائز رہا۔ جنگ کی حالت میں بھی ایک لحہ اس سے الگ نہ ہوا۔ ایک نگاہ میدان حربؐ کی نگران تھی تو دوسری جمال یار کے نظارہ میں مصروف تھی۔ ایک کان رحمت سے صحابہ کی طرف جھکا ہوا تھا تو دوسرا املاء اعلیٰ سے اپنے رب کا شیریں کلام سننے میں مصروف۔ دست با کار تھا تو دل با یار۔ آپ صحابہ کی دلداری فرماتے تھے تو خدا آپ کی دلداری فرما رہا تھا۔ عبداللہؓ بن عمرو کی قلبی کیفیت کی خبر دے کر دراصل اللہ تعالیٰ آپ کو یہ پیغام دے رہا تھا کہ اے سب سے بڑھ کر مجھ سے محبت کرنے والے! دیکھ! تیرا بھی کیسا عشق ہم نے اپنے عارف بندوں کے دل میں بھر دیا ہے کہ عالم گزراں سے گزر جانے کے بعد بھی تیرا خیال انہیں ستاتا ہے اور تجھے میدان جنگ میں تنہا چھوڑ کر چلے جانے پر کس درجہ کبیدہ خاطر ہیں۔ تیرے مقابل پر انہیں جنت کی بھی حرص نہیں رہی۔ ان کی جنت تو بس یہی ہے کہ تیز تلواروں سے بار بار کاٹے جائیں مگر تیرے ساتھ رہیں پھر تیرے ساتھ رہیں۔ پھر تیرے ساتھ رہیں۔

شہیدوں کو اپنی طرف کھینچنے والا رسولؐ

حضرت عبداللہؓ بن عمرو کی بہن یعنی حضرت عمروؓ بن جموح کی اہلیہ بھی اپنے بھائی ہی کی طرح رسول اللہ کی محبت میں سراپا رنگین تھیں ۔ خاوند اس جنگ میں شہید ہوا۔ بھائی اس جنگ میں شہید ہوا بیٹا اس جنگ میں شہید ہوا۔ لیکن آنحضورؐ کی سلامتی کی خوشی ان سب غموں پر غالب آگئی۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں میدان جنگ کی طرف حالات معلوم کرنے جارہی تھی کہ راستے میں مجھے عمروؓ بن جموح کی بیوی ہند ایک اونٹ کی مہار پکڑے مدینہ کی طرف جاتی ہوئی ملی۔ میں نے اس سے پوچھا میدان جنگ کی کیا خبر ہے؟ اس نے جواب دیا کہ الحمدللہ سب خیریت سے ہیں۔ حضرت محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خیریت سے ہیں۔ اتنے میں میری نظر اونٹ پر پڑی جس پر کچھ لدا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا یہ اونٹ پر کیا لدا ہوا ہے کہنے لگی میرے خاوند عمروؓ بن جموح کی نعش میرے بھائی عبداللہؓ بن عمرو کی نعش میرے بیٹے خلاد کی نعش ۔ یہ کہہ کر وہ مدینہ کی طرف جانے لگی مگر اونٹ بیٹھ گیا اور کسی طرح اٹھنے نہ آتا تھا۔ آخر جب وہ اٹھا تو مدینہ کی طرف جانے سے انکار کر دیا تب اس نے اس کی مہار پھر احد کے میدان کی طرف موڑ دی تو وہ خوشی خوشی چلنے لگا"۔

(شروع الحرب ترجمہ فتوح العرب ص 354)

ادھر تو یہ ماجرا گزر رہا تھا اور ادھر آنحضورؐ صحابہ سے فرمارہے تھے کہ جاؤ عمروؓ بن جموح اور عبداللہ بن عمرو کی نعشیں تلاش کرو انہیں اکٹھا دفن کیا جائے گا۔ کیونکہ وہ اس دنیا میں بھی ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے تھے۔ لیکن اے آقا! وہ نعشیں تو خود تیری طرف کھنچی چلی آرہی تھیں اے سب محبوبوں سے بڑھ کر محبوب! تیری قوت جاذبہ زندوں کی طرح شہیدوں کے جسموں کو بھی اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ عشاق کا یہ قافلہ کشاں کشاں تیرے حضور حاضر ہونے کو چلا آرہا تھا۔

آخر جب حضرت ہندؓ نے آنحضورؐ کے قدموں پر شہداء کی نعشوں کو ڈھیر کر دیا اور سارا واقعہ سنایا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ ازماً شہادت سے پہلے عمروؓ بن جموح نے کوئی ایسی خواہش کی تھی جو بر آئی اس پر ہند نے گواہی دی کہ انہوں نے کچھ ایسی ہی تمنا کی تھی۔ اس پر آنحضورؐ نے ان کے حق میں یہ کلمات فرمائے:۔

"بسا اوقات خاک آلود پراگندہ بالوں والا ایک انسان، خدا کو اتنا پیارا ہوتا ہے کہ جب وہ اس کی ذات کی قسم کھا کر کچھ کہتا ہے کہ ایسا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور ویسا ہی کر دیتا ہے"۔

(شروع الحرب۔ فتوح العرب ص 354)

عشق رسولؐ میں سرشار خاندان

اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں ڈوبا ہوا یہ ایک عجیب خاندان تھا۔ کہ جس کا ہر فرد سراپا عشق انگیز تھا۔ بیٹے باپ سے بڑھ کر راہ خدا میں جان دینے کی تمنا رکھنے والے۔ باپ بیٹوں سے بڑھ کر شہادت کا شیدائی۔ وہ لنگڑا تھا مگر نیکی کی دوڑ میں کروڑوں انسانوں پر سبقت لے گیا۔ جنت میں کوئی لنگڑا نہ ہوگا مگر بخدا مجھے تعجب نہ ہوا گر چند لمحوں کے لئے ہاں صرف چند لمحوں ہی کے لئے عرش کا خدا اس خاک آلودہ پراگندہ بالوں والے کی یہ قسم بھی پوری کردے کہ "میرا دل چاہتا ہے کہ جنت میں اپنی لنگڑی ٹانگ کے ساتھ اچھلتا کودتا پھروں"۔

اللہ اور اس کے رسولؐ کے عشق سے سرشار یہ ایک عجیب خاندان تھا۔ بھائی دیکھو تو عبداللہ بن عمرو بن حرام کی شان کا کہ جس سے خدا خود پوچھے کہ اے میرے بندے! بتا تیری رضا کیا ہے؟ اور وہ رضا بتائے تو بس یہی کہ میں بار بار تیرے رسول کے پہلو میں جہاد کروں اور بار بار اسی حالت میں قتل کیا جاؤں بہن دیکھو تو ہند جیسی بلند حوصلہ اور عالی مرتبت ایسی فدائے رسول کہ خاوند اور بھائی اور بیٹے کی لاشیں اونٹ پر لادے ہوئے الحمد الحمد کا ورد کرتی ہوئی گھر کو جاتی ہے کہ محمد مصطفیٰؐ تو خیریت سے ہیں۔

بظاہر یہ واقعات ان صحابہ کی سیرت کی عکاسی کر رہے ہیں۔ لیکن چشم بینا سے دیکھو تو ان کے ہر قطرہ خون میں محمد مصطفیٰؐ کا سورج بڑی دلربائی سے چمکتا ہوا دکھائی دے گا۔ یہ سیرت محمدیؐ کا جلوہ ہی تو تھا جس نے عرب کی تاریک دنیا کو بقعہ نور بنا دیا۔ رات کی تاریکی میں جب شمع روشن ہوتی ہے تو پروانے زمین کا سینہ چیر کر بھی باہر نکل آتے ہیں اور اس حسن کی آگ میں جل جانے کو سعادت جانتے ہیں میرے آقا محمد مصطفیٰؐ نے جب عربوں کو زندہ کیا تو وہ لاشے ہی تو تھے لیکن جب وہ مردوں سے جی اٹھے اور جب نور محمدی کو جلوہ گر دیکھا تو قبروں کے سینے پھاڑ کر باہر نکل آئے اور پروانوں کی طرح اس کی طرف اپنی جانوں کے نذرانے لئے ہوئے دوڑے۔

کسی کڑے وقت میں قوم کے کردار کی عظمت دراصل رہنما کے کردار کی عظمت ہی کی شہادت دیا کرتی ہے۔ غزوہ احد میں چند ایسی ساعتیں بھی آئیں کہ ان جیسی کڑی اور حوصلہ شکن ساعتیں شاذ ہی قوموں کی زندگی میں آئی ہوں گی۔ تاریخ عالم گواہ ہے کہ کبھی کسی قوم نے ایسے کڑے وقتوں میں اپنے آقا کی عظمت کردار کو ایسا خراج تحسین پیش نہیں کیا جیسا کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کے عشاق نے آپ کے حضور پیش کیا۔ ان کے خون کے ایک ایک قطرے نے گواہی دی کہ محمد مصطفیٰؐ سب حسین انسانوں سے بڑھ کر حسین اور سب سچوں سے بڑھ کر سچے ہیں۔ ان گواہوں میں آپ کے قریبی رشتہ دار بھی تھے اور وہ بھی جن کا آپ سے خون کا کوئی

رشتہ نہ تھا۔ ان میں وہ بھی تھے جو رشتہ میں بڑے اور اوپر کی نسل کے تھے اور وہ بھی تھے جو برابر کا رشتہ رکھتے تھے اور وہ بھی تھے جو بیٹوں کی طرح تھے ان میں بوڑھے بھی تھے اور جوان بھی تھے اور بچے بھی۔ ان میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ وہ آخری سانس تک اسی طرح آنحضورؐ کی صداقت کے گواہ تھے جیسے آسائش کی پرامن گھڑیوں میں۔ جانکنی کی حالت میں بھی اکھڑے اکھڑے سانسوں کے ساتھ انہوں نے حضور اکرمؐ پر درود بھیجے اور دعائیں کیں کہ اے خدا! جس کے طفیل ہمیں یہ سعادت نصیب ہوئی اسے ایسی جزا دے کہ کبھی کسی امت کی طرف سے کسی نبی کو نہ پہنچی ہو۔

خون سے لکھی جانے والی عشق کی لافانی داستانیں

حضرت عبداللہؓ بن جحش آنحضورؐ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ سب جانتے ہیں کہ یہ رشتہ کوئی ایسا رشتہ نہیں کہ فدائیت اور وارفتگی کے تقاضے کرتا ہو یقیناً یہ حضورؐ کی بے پناہ قوت حسن واحسان ہی تھی کہ جس نے عبداللہؓ بن جحش کو عشق میں دیوانہ بنا رکھا تھا۔ شہید ہونے کا عزم کئے ہوئے جب میدان احد میں حاضر ہوئے تو سب سے پہلے آنحضورؐ سے یہ عرض کیا:۔

''پس اب خدا اور رسول سے میری ایک گزارش ہے اللہ سے تو یہ ہے کہ اے اللہ! میں تیری پاک ذات کی قسم دیتا ہوں کہ کل میری ضرور دشمنوں سے اس طرح مڈھ بھیڑ ہو جائے کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں اور پھر میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور میرا مثلہ بھی کریں۔ غرض پھر میں اس طرح مقتول ہو کر اور یہ ساری سختیاں جھیل کر تیری ملاقات سے مشرف ہوں اور اس وقت تو مجھ سے پوچھے کہ یہ کیا حال بنا رکھا ہے۔ ساری کارروائی تیرے ساتھ کیوں ہوئی۔ تو اس پر میں یہ عرض کروں کہ اے پروردگار! یہ سب باتیں میرے ساتھ محض تیری وجہ سے ہوئی ہیں۔ اور اے رسول اللہ! آپ سے گزارش ہے کہ میری شہادت کے بعد میرے سب ترکہ کے مالک اور وارث آپ ہوں''

(شروع الحرب۔ ترجمہ فتوح الحرب ص 387)

جس خدا نے عبداللہؓ بن جحش کی شہادت کی آرزو پوری کر دی اس کی رحمت سے کب بعید ہے کہ شہادت کے بعد اسی طرح اس سے مکالمہ ومخاطبہ کرے جیسے اس کے دل کی تمنا تھی آنحضورؐ کی خدمت میں حضرت عبداللہؓ بن جحش کی عرض ونیاز دراصل ان آیات قرآنی کی عملی تفسیر تھی جس میں بار بار مومنوں کو اس طرف بلایا گیا کہ (۔) ''اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو''۔ (توبہ آیت 41)

پس خدا کے حضور اپنی جان پیش کرنے کے بعد آنحضورؐ کی خدمت میں اموال پیش کرنے میں عبداللہؓ بن جحش کی حکمت یہ تھی کہ ان کے نزدیک انفاق فی سبیل اللہ کے آداب سے آنحضورؐ سے بڑھ کر اور کوئی واقف نہ تھا۔ آپ کی تحویل میں جانے والا ایک ایک پیسہ ایک ایک کوڑی راہ خدا کے سوا کسی اور مقصد پر خرچ نہیں ہو سکتے تھے۔ اسی طرح آنحضورؐ کے قدموں میں سب اموال ڈال کر وہ شہادت سے قبل یہ گواہی بھی دے گئے کہ راہ خدا میں سب سے بڑھ کر سب سے بہتر خرچ کرنے والے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ پس اس امین کے سپرد یہ امانت کر کے وہ رخصت سے قبل ہر ذمہ داری سے سبکدوش ہو گئے۔

صحابہ کی سیرت کا یہ بھی ایک انداز تھا جو انہوں نے رسول اللہؐ سے سیکھا کہ کسی آیت کی تفسیر اس طرح کرتے کہ خود اس کی تصویر بن گئے۔

حضرت عبیدہ بن حارثؓ

حضرت عبدالمطلب کی اولاد کا آنحضورؐ کی محبت میں سرشار ہونا اہل بصیرت کیلئے آنحضورؐ کی صداقت کی ایک ایسی دلیل ہے جس کی کوئی نظیر دنیا کے پردے پر نظر نہیں آتی۔ ایک پھوپھی زاد بھائی کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ اب ایک چچا زاد بھائی کا حال سنیئے جو قبل ازیں جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے لیکن مضمون کی مناسبت سے اس واقعہ کا یہاں ذکر بے محل نہ ہوگا۔ میدان جہاد میں زخم کھانے والے حضرت عبیدہؓ جنگ بدر کے پہلے مجاہد ہیں جن کی پنڈلی شیبہ کی تلوار سے کٹ گئی تھی۔ اسی حالت میں ان کو آنحضورؐ کی خدمت میں پہنچایا گیا کہ کٹی ہوئی ٹانگ سے خون کا فوارہ پھوٹ رہا تھا حضورؐ کے قدموں سے لپٹ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا شمار بھی شہیدوں میں ہوگا کہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں تم شہید ہو۔ یہ سن کر طبیعت بشاش ہو گئی اور آنحضورؐ کے ساتھ اپنی محبت پر ناز کرتے ہوئے یہ عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے چچا ابوطالب اگر آج زندہ ہوتے تو یقیناً انہیں آج اقرار کرنا پڑتا کہ وہ شعر جو انہوں نے آپؐ کی تائید میں لکھے تھے وہ ان سے زیادہ مجھ پر صادق آ رہے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ اشعار پڑھے جو یہ تھے۔

کہ اے قریش خدا کے گھر کی قسم تم یہ بات جھوٹ کہتے ہو کہ محمدؐ کو اکیلا چھوڑ دیں گے اور اس کی حمایت میں نیزہ بازی اور تیراندازی نہیں کریں گے۔ بلکہ ہم تو ایسے زور کی حمایت کریں گے کہ اسے بچاتے ہوئے ہم اس کے چاروں طرف قتل ہو ہو کر گریں گے اور اس کی حمایت میں اپنے بال بچوں اور عورتوں کو بھی بھول جائیں گے۔

(شروع الحرب۔ ترجمہ فتوح الحرب ص 71-72)

آنحضورؐ کے بغیر زندگی کا فائدہ

مجاہدین احد میں کچھ تو وہ تھے جنہوں نے آنحضورؐ کی جان بچاتے ہوئے اپنی جان نچھاور کر دی۔ پس خدا نے ان کی قربانیوں کو قبول فرمایا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے لیکن کچھ ایسے بھی تھے جن پر حضور کی شہادت کی خبر بجلی بن کر گری اور ان کے خرمن ہوش وحواس کو خاکستر کر گئی۔ وہ جیتے جی مردہ کی طرح ہو گئے اور غم وحزن کی تصویریں بنے ہوئے ادھر ادھر پتھروں پر بیٹھ رہے۔

ایک تیسرا گروہ بھی تھا جس کا ردعمل کچھ اس طرح ظاہر ہوا کہ جینے سے نفرت ہوگئی اور دنیا کی زندگی کے منہ پر تھوکتے ہوئے دیوانوں کی طرح باب شہادت کی طرف دوڑے۔ انہوں نے بہت تیزی کی اور عجلت سے کام لیا اور اس کے بند ہونے سے قبل وہ اس سے گزر کر اس ماورا جہان میں پہنچ گئے جہاں وہ سمجھتے تھے کہ آنحضورؐ تشریف لے جا چکے ہیں۔

اللہ! اللہ! تلاش حبیب میں دیوانوں کا یہ کیسا عجیب سفر تھا۔ واقدی کا بیان ہے:۔

''احد کے روز جس وقت مسلمانوں کی حالت خراب ہوگئی اور سب کے سب گھبرا کر بے اوسانی کی حالت میں تتر بتر ہو گئے تو اس وقت حضرت ثابتؓ بن دحداح آگے بڑھے اور زور زور سے کہنے لگے۔ اے انصار کی جماعت تم کدھر بھاگے جاتے ہو۔ دیکھو میری طرف دیکھو۔ میں ثابت بن دحداح ہوں اور میرے پاس آ جاؤ۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے تو کیا ہوا۔ خدا تو زندہ ہے اور وہ ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والا ہے جس کیلئے تم لڑنے کو آئے ہو۔ سو تم اپنے دین کی حمایت میں جانبازی کرو۔ خدا ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ اور دشمنوں پر تمہیں فتح دے گا۔ چنانچہ چند آدمی انصار میں سے ان کی آواز سن کر ان کے پاس آ گئے اور انہیں چند آدمیوں کو لے کر مشرکوں پر حملہ کرنے کو تیار ہو گئے اور مشرکوں کی طرف سے بھی ان کے مقابلہ کے واسطے ایک ہتھیار بند فرقہ آ ڈٹا۔ جس میں ان کے بڑے بڑے سردار شامل تھے۔ حضرت ثابتؓ اور جو جو فدائین ان کے ساتھ تھے وہ سب کے سب وہاں شہید ہو گئے کہا جاتا ہے کہ یہ جنگ احد کے آخری شہداء تھے''۔

(شروع الحرب۔ ترجمہ فتوح الحرب ص 373,374)

حضرت انسؓ بن نضر جو انسؓ بن مالک کے چچا تھے۔ ان کی کیفیت راوی اس طرح بیان کرتا ہے کہ:۔

''احد کے روز جب مسلمان شکست کھا کر بھاگنے لگے تو ہم چند مسلمان اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی عرصہ میں اتفاق سے انسؓ بن نضر بن ضمضم بھی گزرے اور ہمیں بیٹھے ہوئے دیکھ کر فرمانے لگے کہ تم جنگ سے کیوں بیٹھ رہے۔ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو شہید ہو گئے ہیں اب ہم لڑ کر کیا کریں یہ سن کر حضرت انسؓ بن نضر فرمانے لگے کہ حضور کے بعد تم زندہ ہی رہ کر کیا کرو گے۔ پس اٹھ کھڑے ہو اور جس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر مٹے ہیں تم بھی لڑ کر اسی بات پر مر مٹو اور اپنی جان کھو دو۔ یہ فرما کر انہوں نے جلدی سے اپنی تلوار اٹھا لی اور مشرکوں پر بجانی شروع کر دی۔ یہاں تک کہ آخر کار خود بھی شہید ہو گئے۔ ایسے حال میں کہ ان کے چہرے پر ستر زخم آئے۔ جس سے وہ پہچانے بھی نہ جاتے تھے''۔

(شروع الحرب۔ ترجمہ فتوح الحرب ص 372-373)

حضرت عباسؓ بن عبادہ نے جوش میں آ کر اپنے سر سے خود کو اتار دیا اور اپنی زرہ کو بھی نکال دیا۔ پھر حضرت خارجہؓ سے کہنے لگے کہ اگر آپ کو میری زرہ اور میرے خود کی ضرورت ہو تو لے لیجئے۔ حضرت خارجہؓ نے فرمایا کہ مجھے تو کچھ ضرورت نہیں اور جو کچھ آپ کی نیت ہے وہی میری بھی نیت ہے۔ غرض یہ سب کے سب اپنی اپنی زرہ وغیرہ سب چیزیں اتار کر اور سربکف ہو کر مشرکوں کے ٹڈی دل میں گھس گئے اور حضرت عباسؓ بن عبادہ یہ بھی فرماتے جاتے کہ اگر خدانخواستہ ہماری آنکھوں کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے تو ہم خدا کو کیا منہ دکھائیں گے اور اس کے سامنے کیا کہیں گے۔ اور حضرت خارجہؓ ان کی تائید کرتے جاتے تھے''۔ (فتوح الحرب ص 344)

پس ان دونوں کی دلی آرزو اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی اور وہیں لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ سیرت ابن ہشام میں شہداء کی جو فہرست دی گئی ہے۔ اس میں حضرت خارجہؓ کا 41واں نام ہے اور حضرت عباسؓ بن عبادہ کا 52واں نام درج ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عظیم شہداء کے انگ انگ پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور تا ابد ہمارے محبوب آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ان کو جگہ دے کیونکہ دراصل یہ چاروں شہدا یعنی حضرت ثابتؓ بن دحداح اور حضرت انسؓ بن مالک اور حضرت عباسؓ بن عبادہ اور حضرت خارجہؓ بن زید اس لائق ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کے فراق کا شہید کہا جائے۔ آنحضورؐ کی شہادت کی خبر نے دنیا ان پر اندھیر کر دی تھی اور ہجر کی بے قراری انہیں مزید اب یہاں ٹھہرنے نہ دیتی تھی۔ پس اس سے زیادہ خوش نصیبی اور کیا تھی کہ شہادت کا باب ابھی کھلا تھا۔ اور یکے بعد دیگرے یہ کہتے ہوئے اس میں داخل ہوئے۔

آنحضورؐ کا ایک انقلاب آفرین اعلان

قرآن کریم کے اس ارشاد سے کون مسلمان واقف نہیں کہ ایک ایسا کڑا وقت بھی جنگ احد میں آیا تھا۔ کہ آنحضورؐ دوڑتے ہوؤں کو پیچھے سے آوازیں دے کر بلا رہے تھے مگر کوئی مڑ کر بھی نہ دیکھتا تھا اس واقعہ نے ہمیشہ سیرت نگاروں کو سخت تعجب میں مبتلا کئے رکھا کہ کیونکہ بظاہر یہ بات اسوہ صحابہ کے منافی نظر آتی ہے اور اگر قرآن کریم نے اس واقعہ کی تصدیق نہ کی ہوتی تو کسی مسلمان کا دل اس کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوتا۔ یہاں یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ احد کے میدان سے جن بھاگنے والوں کا ذکر ملتا ہے وہ کوئی منافق نہ تھے بلکہ ان میں بعض اعلیٰ پائے کے صحابہ بھی شامل تھے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کا حملہ ہی اتنا شدید اور اچانک تھا کہ اس نے انہیں سراسیمہ اور حواس باختہ کر کے رکھ دیا اور اس ریلے کے آگے وہ اس طرح بے بس وبے اختیار ہو گئے جیسے سیلاب میں تنکے بہہ جاتے ہیں اس بات کا سب سے بڑا ثبوت کہ وہ عمداً قصوروار نہ تھے

بلکہ محض لغزش کے مرتکب تھے یہ ہے کہ بعد ازاں آنحضورؐ نے ان میں سے کسی کو سرزنش نہ فرمائی۔ نہ ہی کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار کیا۔ حالات ہی اچانک کچھ ایسے پیدا ہو گئے تھے کہ جن میں بڑے بڑے سورماؤں کے قدم اکھڑ جاتے ہیں۔ اپنی جگہ پر یہ سب درست ہے لیکن یہ سوال پھر بھی وہیں رہتا ہے اور ذہن کو ماؤف کئے دیتا ہے کہ آخر ان کے لئے یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ آنحضورؐ کے بلانے کے باوجود دوڑے ہی چلے جائیں اور مڑ کر بھی نہ دیکھیں۔ بہت غور کے بعد میں اس قطعی نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ دراصل انہیں اس بات کا علم ہی نہ ہو سکا کہ انہیں کون بلا رہا ہے آنحضورؐ زرہ پوش تھے اور آنکھوں کے سوا چہرہ مبارک نظر نہ آتا تھا۔ اسی طرح آپ کی آواز بھی زرہ کا پردہ حائل ہونے کے باعث پہچانی نہیں جا رہی تھی چنانچہ جیسا کہ حضرت کعبؓ بن مالک کی روایت گزر چکی ہے کہ انہوں نے بھی جب ڈھونڈتے ڈھونڈتے آکر آپ کو پالیا تو صرف آپ کی آنکھوں کی حسین چمک کی بدولت آپ کو پہچان سکے ورنہ اور کوئی ذریعہ آپ کو پہچاننے کا نہ تھا۔

معلوم ہوتا ہے کہ آنحضورؐ خود بھی اس راز کو پا گئے۔ چنانچہ مسلمانوں پر قطعی طور پر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ کون انہیں اپنی طرف بلا رہا ہے آپ نے ایک ایسا اعلان فرمایا جس کے بعد کسی غلط فہمی کا سوال باقی نہ رہتا تھا۔ کیونکہ یہ ایک اعلان تھا جو ہمارے محبوب آقا آنحضورؐ کے سوا کسی اور زبان پر زیب نہ دیتا تھا اور سننے والے عشاق کے لئے کسی شک کی گنجائش نہ چھوڑتا تھا کہ یہ خاص انداز محبوبی میں بلانے والا کون ہے۔

''حضرت یعقوب بن عمرؓ بن قتادہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لڑائی کا بہت زور پڑ گیا اور سارے مشرک ایک دم آپ ہی پر ٹوٹ پڑے اور حضرت مصعبؓ بن عمیر اور حضرت ابودجانہؓ جان پر کھیل کر حضورؐ کی امداد کو حاضر ہوئے اور دشمنوں کو آپ کے پاس سے دم کے دم میں رفع دفع کر دیا اور خود زخموں سے چور چور ہو گئے تو حضورؐ نے مسلمانوں کو آواز دے کر یہ فرمایا کہ اس وقت کون ہے جو مجھ پر اپنی جان نچھاور کرے۔ یہ آواز کیا تھی۔ ایک صور پھونکا جا رہا تھا۔ جس نے عاشقوں کو دیوانہ سا کر دیا۔ انصار میں حضرت زیادؓ بن سکن کے کانوں میں جب یہ آواز پڑی تو انصار کی ایک ٹولی لے کر جن کی تعداد پانچ یا سات بیان کی جاتی ہے۔ کودتے اور پھلانگتے ہوئے حضرت محمد مصطفیٰؐ کے حضور حاضر ہو گئے اور اس بے جگری سے آپ کے سامنے لڑے کہ دشمن کی ہر یلغار کو بار بار پسپا کر دیا یہاں تک کہ زخموں سے چور چور ہو کر سب کے سب میدان جہاد میں کٹ کٹ کر گرے۔ اتنے میں حضورؐ کی دعوت عام پھیل گئی اور جس جس نے بھی سنی دوڑتا ہوا حضور کی طرف لپکا اور ایک بڑی جماعت جاں نثاروں کی آپ کے گرد اکٹھی ہو گئی اور دشمن کا حملہ کلیتہً ناکام و نامراد بنا دیا گیا۔

تعمیراتی مشینیں

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

ترقی یافتہ ممالک میں تعمیراتی کاموں کے لئے جو بھاری مشینیں استعمال ہوتی ہیں انہیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اتنی بھاری بھرکم مشینیں۔ ان کے کام کرنے والے بازو کی لمبائی اور طاقت۔ جس اونچائی تک مشین کام کر سکتی ہے اور جس گہرائی میں زمین کے اندر سوراخ کر سکتی ہے جس طرح چٹانون میں بور کر سکتی ہے اور جتنی مقدار میں ایک ہی بار میں اپنی بالٹی میں مٹی یا پتھر وغیرہ بھر کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر سکتی ہے۔ ان تمام چیزوں کو دیکھ کر عقل چکرا جاتی ہے۔ جتنا کام ایک سو آدمی ہاتھ سے استعمال کرنے والے اوزاروں کے ذریعہ ایک دن میں کرتے ہیں۔ ایک مشین اس سے زیادہ کام ایک گھنٹہ میں کر لیتی ہے اور مزید برآں مشین کے ذریعہ کام جس قدر صفائی اور صحت کے ساتھ کیا جا سکتا ہے وہ ہاتھ سے ممکن نہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ 20 فٹ چوڑی سڑک کے نیچے سے کوئی پائپ گزارنے کے لئے جو کیّے کے ذریعہ کمیٹی کے کاریگر سوراخ کرتے ہیں وہ جب سڑک کے دوسری جانب پہنچتے ہیں تو سوراخ مطلوبہ جگہ سے اونچا یا نیچا یا ادھر ادھر نکلا ہوتا ہے حالانکہ اس سوراخ کی گہرائی صرف چند فٹ ہوتی ہے۔ جب کہ ترقی یافتہ ممالک میں کئی سو فٹ تک کی گہرائی میں بلند و بالا عمارات اور ٹریفک سے بھرے پڑے شہر یا کسی دریا یا حصہ سمندر کے نیچے سے سرنگ نکالنے کے لئے جو مشین استعمال ہوتی ہے اسے Mole کہا جاتا ہے۔ خاص آلات کے ذریعہ اس کا بالکل ٹھیک گہرائی اور سمت میں سوراخ نکالنا جب کہ اوپر زمین کی سطح ناہموار پہاڑوں پر مشتمل ہو یا زیر زمین پانی کو سرنگ کے اندر رسنے سے محفوظ کرنے کی ضرورت ہو۔ اس قدر یقینی ہوتا ہے کہ سرنگ کی کھدائی بیک وقت دونوں طرف سے شروع کی جاتی ہے اور عین درمیان میں پہنچ کر دونوں پارٹیوں کی آپس میں ملاقات ہوتی ہے۔ یہ مول سرنگ کی کھدائی بھی کرتی ہے۔ میلوں لمبی سرنگ میں سے مٹی کو پیچھے باہر کی طرف بھی نکالتی ہے اور اوپر چھت پر پانی وغیرہ کے رسنے یا کمزور جگہ کو مضبوط بنانے کے لئے بھی ساتھ ساتھ انتظامات کرتی جاتی ہے۔ اور پھر لندن جیسے بڑے بڑے شہروں کے نیچے تین تین چار چار منزلہ سرنگیں بنی ہوئی ہیں۔ ہر منزل میں اوپر نیچے جانے کے لئے Escalators لگے ہوئے ہیں جو ایسی سیڑھیاں ہیں جو خود اوپر یا نیچے کو سفر کرتی ہیں اور بس سیڑھی کے ایک Rung پر آپ کھڑے ہو جائیں اور کھڑے کھڑے اوپر یا نیچے پہنچ کر اس سے اتر جائیں۔ ہر منزل کی سرنگ کے پلیٹ فارم سے آپ کو کسی نئی منزل کی طرف جانے آنے والی گاڑیاں ملیں گی اور گاڑیاں بھی کیا ہیں بس کمان سے نکلا ہوا تیر ہے جو سیکنڈوں کے حساب سے وقت کی پابندی کے ساتھ ایک کالی سیاہ سرنگ میں سے نمودار ہو کر پلیٹ فارم پر آ کھڑی ہوتی ہے اور خود بخود اس کے تمام ڈبوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ٹھیک دس سیکنڈ کے بعد اس کے تمام دروازے خود بخود بند ہو جائیں گے۔ اس مختصر عرصہ میں مسافر تیزی سے چڑھتے اور اترتے ہیں اور گاڑی اسی تیزی سے روانہ ہو کر دوسری طرف کی سیاہ سرنگ میں غائب ہو جاتی ہے۔ اور حفاظت کا ایسا انتظام کہ اگر کسی وجہ سے کوئی مسافر دروازہ کے اندر کھڑا ہو اور دروازہ بند نہ ہوا ہو تو گاڑی نہیں چلے گی جب تک تمام دروازے بند نہ ہو جائیں۔ یہ ہے انڈر گراؤنڈ یا سب وے ریلوے جو یورپ اور امریکہ کے بڑے بڑے شہروں میں زیر زمین موجود ہے۔ اسی طرح اوپر دریا بہہ رہا ہے اور نیچے بنی ہوئی سرنگ کی کشادہ سڑک پر جو روشنیوں سے جگمگا رہی ہے آپ اپنی کار میں جا رہے ہیں یا سمندر کے میلوں لمبے کسی بازوئے پر سے آپ سڑک کے ذریعہ گزر کر دوسری جانب جا رہے ہیں یا سمندر کے اندر ساحل سے میلوں دور خود انسان کے بنائے ہوئے جزیرے پر سمندر کی گہرائی سے تیل نکالنے یا لہروں سے بجلی پیدا کرنے کا پلانٹ لگا ہوا ہے۔ یا کسی دریا پر میلوں لمبا پل بنا ہوا ہے جس کی اونچائی اتنی زیادہ ہے کہ نیچے سے بحری جہاز گزر سکتے ہیں۔ یا کوئی 110 منزلہ عمارت کھڑی بادلوں سے کھیل رہی ہے۔ یہ سب عجوبے تعمیر کرنے کے لئے بھاری تعمیراتی مشینوں کے بغیر گزارہ نہیں ہے جن کی اتنی ہی اقسام ہیں جتنی مختلف بے شمار کاموں کی نوعیت اور اتنی اتنی بڑی آٹومیٹک مشینیں موجود ہیں جن کا تصور بھی محال ہے۔ ایسی ہی ایک مشین کوئلے کی کانوں میں استعمال ہوتی ہے جسے Continuous Miner کہا جاتا ہے۔ یہ مشین 11 ٹن کوئلہ فی منٹ کے حساب سے نکالتی ہے۔ آیئے چند مشینوں کا تفصیلی جائزہ لیں۔ ان مشینوں کو تین موٹی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

کھدائی والی مشینیں

کسی بھی بڑی مشین کا غور سے جائزہ لیں تو پتہ لگتا ہے کہ دراصل انسان کے ہاتھ کے اوزاروں سے کام کرنے کے اصولوں پر ہی یہ مشینیں بنائی گئی ہیں۔ انسان کھدائی کے لئے بیلچہ اور مٹی اٹھانے کے لئے بالٹی یا کڑاہی استعمال کرتا ہے۔ پتھر یا سخت زمین توڑنے کے لئے کدال اور چیزوں کو اوپر یا نیچے لٹکانے کے لئے رسی استعمال کرتا ہے۔ یہ سب چیزیں ان بھاری مشینوں میں بھی استعمال ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ کیل ٹھونکنے یا چیزوں کو توڑنے کیلئے ہتھوڑے اور کاٹنے کے لئے آری کا استعمال بھی ان مشینوں میں ہوتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ موٹر کے ذریعہ ان مشینوں میں بے پناہ طاقت پیدا کر دی گئی ہے جس کے نتیجہ میں یہ انسان کی نسبت بہت زیادہ بھاری بوجھ اٹھا سکتی ہیں سٹیل کے بازوؤں کی مدد سے سو سو فٹ تک ان کی پہنچ ہے۔ لمبے لمبے سٹیل کے رسوں اور موٹی سلاخوں کی مدد سے سینکڑوں فٹ اونچی عمارات یا ہزاروں فٹ گہرے تیل کے کنوئیں تعمیر کرنے کی اہلیت رکھتی ہیں۔ ٹریکٹر اور بل ڈوزر تو روز مرہ کی زندگی میں ہمارے سامنے آنے والی چیزیں ہیں جن کی طاقت اور مختلف کام کرنے کی اہلیت سے ہم اچھی طرح واقف ہیں۔ زمین کی کھدائی۔ مٹی کو ہموار کرنا۔ زمین میں سے ٹیوب ویل کے ذریعہ پانی نکالنا اور بھاری ٹرالیاں کھینچنا ان دونوں قسم کی مشینوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ اور یہ دونوں مشینیں بھاری مشینری میں نہیں آتیں کیونکہ ان کی طاقت اور صلاحیت محدود ہے۔ ٹریکٹر کی ایک بڑی قسم مٹی کی کھدائی کرتی ہے۔ نیچے لگے ہوئے Scraper کی مدد سے ساتھ ہی ساتھ جگہ کو ہموار کرتی جاتی ہے اور مٹی کو اٹھا کر اپنے پیچھے لگی ہوئی ٹرالی میں ڈالتی جاتی ہے جس کو حسب ضرورت Tipper کی طرح پیچھے کو الٹا کر ایک ہی دفعہ میں خالی کیا جا سکتا ہے۔ کھدائی کرنے والی ایک مشین کی لمبی اور گھومنے کی صلاحیت رکھنے والی Boom کے آگے لگے ہوئے دیو قامت مڑنے والے بیلچہ کی مدد سے کئی کئی من مٹی ایک ہی بار میں کھود کر یا پتھر وغیرہ بھر کر اسے کسی دوسری جگہ یا ٹرک وغیرہ میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔ جہاں یہ مشین اپنے چاروں طرف سو سو فٹ دور تک کھدائی کر سکتی ہے۔ وہاں لطف کی بات یہ ہے کہ جس جگہ یہ کھڑی ہو عین وہاں اپنے نیچے سے مٹی کھود کر پائپوں وغیرہ کے لئے لمبی اور گہری کھائی بنا سکتی ہے۔ ایسی ہی بڑی بڑی دیو قامت مشینوں کے ذریعہ سے نہروں وغیرہ کی کھدائی اور صفائی کی جاتی ہے اور دریاؤں اور ساحل سمندر کی گہرائی کو بڑھایا جاتا ہے۔ ایک اور قسم ایسی ہے جو پہاڑوں وغیرہ کی نشیبی جگہوں پر کھڑی ہو کر اوپر کی طرف کو کٹائی اور کھدائی کر سکتی ہے۔ بھاری بھرکم سامان کو اٹھا کر ٹرکوں وغیرہ میں لادنے یا دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے ایسی ہی مشین کے آگے لگا ہوا بڑے سائز کا بیلچہ استعمال کیا جاتا ہے جو ایک کار کو مسافروں سمیت اٹھا کر دوسری جگہ لیجا سکتا ہے۔

سامان اٹھانے والی مشینیں

عام طور پر کرین اور ڈیرک Derrick اس مقصد کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ کرین کئی اقسام کی ہوتی ہے۔ ایک جگہ کھڑی ہونے والی۔ کسی پہیوں والی گاڑی کے اوپر فٹ یا بل ڈوزر کی طرح چین پر چلنے والی گاڑی پر۔ کسی زیر تعمیر عمارت کی دیواروں کے اوپر جہاں سے یہ نیچے بھاری سامان اٹھانے اور ادھر ادھر منتقل کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اسے Bridge Crane کہا جاتا ہے۔ Tower Cranes بلند و بالا عمارات کی تعمیر میں عملہ اور سامان کو اوپر لے جانے اور اونچی جگہ پر کام کرنے کے لئے بطور

پلیٹ فارم استعمال ہوتی ہیں۔

اسی کرین کی ایک قسم Climbing Crane ہوتی ہے جس کے نیچے اسے اوپر اٹھانے والے Jacks لگے ہوتے ہیں۔ سکائی سکریپر کی بلند وبالا عمارات کی تعمیر میں ایسی کرین استعمال ہوتی ہے جوں جوں عمارت بلند ہوتی جاتی ہے کرین کے Jacks اسے اوپر اٹھاتے چلے جاتے ہیں۔ سادہ کرین ہاتھ سے Pulley کی مدد سے بھی چلائی جا سکتی ہے جب کہ بڑی بڑی کرینیں انجن کی طاقت سے کام کرتی ہیں۔

کرین کی وہ قسم جو ایک ہی جگہ کھڑی ہو کر کام کرتی ہے عام طور پر Derrick کہلاتی ہے۔ ایسی جگہیں جہاں بہت بھاری بھرکم کام ہو اور ایک محدود جگہ میں ہی کام کرنا ہو وہاں یہ کرین استعمال ہوتی ہے۔ یہ ایک ہی جگہ پر فکس ہوتی ہے اور چونکہ اس کے نیچے پہیے نہیں ہوتے اس لئے ادھر ادھر نہیں جا سکتی۔ ایسی کرین یا Derricks عام طور پر تیل کے کنوؤں کی کھدائی کے لئے استعمال ہوتی ہیں جہاں کئی کئی ہزار فٹ گہری کھدائی کر کے اس میں پائپ لگانے کا کام ہوتا ہے۔

پمپ کرنے والی مشینیں

سادہ پانی، مواد ملے پانی یا سیمنٹ اور ریت کے بنے مصالحہ کو خاص جگہوں سے نکاس کرنے یا خاص جگہوں تک پہنچانے کیلئے پمپنگ مشینیں استعمال ہوتی ہیں۔ ان میں سے Concrete Pump اتنی سپیڈ اور ایسی جگہوں میں پریشر سے مصالحہ بھرتی ہے جو عام روائتی طریقوں سے ممکن نہیں ہے۔ دریاؤں پر پل بنانے کے لئے Piers بنانے اور اونچی عمارات کے ستونوں وغیرہ میں مصالحہ بھرنے کے لئے یہ مشین استعمال ہوتی ہے۔ ایک اور پمپ مشین زیر آب کام کے لئے استعمال ہوتی ہے جو واٹر پروف ہوتی ہے۔

بعض دیگر مشینیں

اونچی عمارات اور پلوں کے ستونوں کی بنیاد کو پختہ کرنے کی غرض سے مٹی اور کنکریٹ کو پریس کرنے کے لئے بڑے بڑے فولادی رولر اور ڈرم استعمال کیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بڑی بڑی چٹانوں کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں اور ریت کی شکل میں توڑنے کے لئے Crushers استعمال ہوتے ہیں۔ ریت اور بجری کو مکس کرنے کیلئے اور مصالحہ تیار کرنے کے لئے Mixers استعمال کئے جاتے ہیں۔ تیل کے کنوؤں کی کھدائی اور پلوں اور اونچی عمارات کے لئے زمین میں فولادی گارڈر ٹھونکنے کے لئے کئی کئی من وزنی ہتھوڑے استعمال ہوتے ہیں جو کرین کی مدد سے اونچے اٹھا کر گارڈر کے سرے پر دے مارنے سے وہ ہتھوڑے کا کام کرتے ہیں۔ اسی طرح پرانی اور بوسیدہ عمارات کو گرانے کے لئے اسی قسم کے ہتھوڑے استعمال کئے جاتے ہیں۔ کرین کی مدد سے کئی من وزنی سٹیل کے گولے کو ہوا میں لٹکا کر دور سے لا کر جب دیوار سے ٹکرایا جاتا ہے تو اس گولے کے وزن کی وجہ سے بڑی سے بڑی دیوار زمین بوس ہو جاتی ہے۔ اس طرح کے وزنی گولے کو فرش وغیرہ پر پٹخنے سے اسے آسانی سے توڑا جا سکتا ہے۔ سخت قسم کی جگہوں کو توڑنے یا ان میں سوراخ کرنے کے لئے Pneumatic Machine استعمال ہوتی ہے۔ سڑکوں وغیرہ کی مرمت کے لئے یہی مشین استعمال کی جاتی ہے۔ جب کسی پوری عمارت کو منہدم کرنا ہو تو ایسی ہی مشین سے جگہ جگہ سوراخ کر کے اس میں بارود بھر دیا جاتا ہے جو اس رخ پر ہوتا ہے کہ دھماکہ کا زور اندر کی طرف رہے چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے ساری عمارت زمین بوس ہو جاتی ہے جس کے ملبہ کو دوسری بھاری مشینیں آن کی آن میں صاف کر کے جگہ کو دوسری عمارت کے لئے تیار کر دیتی ہیں۔ پہاڑوں وغیرہ میں بھی یہ عمل کام آتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34148 میں Ahmad Redy ولد Dharma Santose Santose مرحوم پیشہ Private عمر 53 سال بیعت 1980ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-9-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع جابر انڈونیشیا برقبہ 66 مربع میٹر مالیتی 19608000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3000000/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Ahmad Redy Santose جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Zinnatul Djannah جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Mudatsir Ahmad Surbakti وصیت نمبر 31741

مسل نمبر 34149 میں Zinatul Djannah زوجہ مکرم احمد Santoso Redy صاحب پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-10-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ سلائی مشین مالیتی 200000/- روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ بصورت 7 گرام سونا مالیتی 560000/- روپے۔ 3۔ مکان برقبہ 100 مربع میٹر واقع Siluman انڈونیشیا مالیتی 15000000/- روپے۔ کل جائیداد مالیتی 15760000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Zinatul Djannah جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ahmad Redy Santoso انڈونیشیا خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Mudatsir Ahmad Surbakti وصیت نمبر 31741

مسل نمبر 34150 میں Vakil Abdullah Esaka ولد مکرم Esaka پیشہ پنشنر تجارت عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کماسی گھانا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-11-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- 10 Dlegnder 5't Teshie Nunguh ₵22000000/- 2- 10 Block 4 Nhyigso Kumhji ₵24000000/- 3- 4 Block 213 Abogbo Kamasi ₵23000000/- 4- 9 Block 13 Kokom 1 Iemie Acch ₵23000000/- اس وقت مجھے مبلغ ₵600000/-+₵1017782 ماہوار بصورت تجارت + پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ₵649500/- سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Vakil عبداللہ Esaka گھانا گواہ شد نمبر 1 ابوبکر Esaka گھانا گواہ شد نمبر 2 Farouk Esska گھانا

مسل نمبر 34151 میں محمد حسین گل ولد اللہ دتہ صاحب قوم جٹ گل پیشہ کاشتکاری عمر 83 سال بیعت 1965ء ساکن نصیر آباد حلقہ رحمٰن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-4-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی زمین برقبہ چار ایکڑ چھ کنال پانچ مرلہ واقع چک نمبر 436/6-R ضلع بہاولنگر مالیتی 150000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 14000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد حسین گل نصیر آباد حلقہ رحمٰن ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد سلیم نصیر آباد حلقہ رحمٰن ربوہ گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد وصیت نمبر 27630

مسل نمبر 34152 میں کشف منان بنت عبدالمنان قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-3-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولہ مالیتی 12000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں

گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے - الامۃ کشف

منان علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان وصیت نمبر 32462 والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 رانا مبارک احمد وصیت نمبر 19473

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

مکرم بشیر احمد صاحب لائلپوری کا انتقال

✿ مکرم محمد اکرم عزیز صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب لائلپوری واقف زندگی کارکن وکالت مال ثانی تحریک جدید ساکن دارالعلوم غربی ثناء مورخہ 12 مئی 2002ء فیصل آباد کے ہسپتال میں بعمر 74 سال وفات پاگئے - آپ خدا کے فضل سے موصی تھے - مورخہ 13 مئی کو آپ کا جنازہ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھایا - بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی - آپ 31 مئی 1928ء کو پیدا ہوئے - مڈل تک تعلیم پائی زرعی کالج لائلپور سے بھی تعلیم حاصل کی - آپ کی 1946ء میں بطور باغبان سندھ تقرری ہوئی - 1955ء تا وفات بطور محرر وکالت مال ثانی، ثالث و امانت تحریک جدید میں خدمت کی توفیق پائی - مرحوم محنتی، خاموش طبع اور خوش اخلاق تھے آپ نے اپنی یادگار میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں - جو سب شادی شدہ ہیں - اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرماتے ہوئے درجات بلند کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے - آمین

درخواست دعا

✿ مکرم رانا مبارک احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم محمد الطاف تنویر صاحب ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے-

✿ محترمہ جمیلہ ظفر صاحبہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں اور مقامی ہسپتال میں داخل ہیں - احباب جماعت سے جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے-

✿ مکرم عطاء النور رانا صاحب ابن مکرم رانا مبارک احمد صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں احباب سے اس کی جلد شفایابی کی درخواست ہے-

✿ مکرم عطاء اللہ باجوہ صاحب صدر جماعت احمدیہ فورٹ عباس ضلع بہاولنگر لکھتے ہیں - خاکسار کے بھتیجے مکرم ریاض احمد صاحب وڑائچ کے گردوں میں شدید انفیکشن ہے - اللہ تعالیٰ معجزانہ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے-

✿ مکرم برہان الدین احمد محمود صاحب ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کے والد مکرم شریف احمد راجوری صاحب گذشتہ دنوں کراچی میں ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں - دائیں ٹانگ میں دو فریکچر ہوئے ہیں سر، کندھے اور پسلیوں میں بھی چوٹ آئی ہے - درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے-

✿ مکرمہ اختر درانی صاحبہ دارالنصر شرقی ربوہ لکھتی ہیں - خاکسارہ معدہ اور انتڑیوں کے السر کے مرض میں مبتلا ہے - احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے-

✿ مکرم عبدالسلام صاحب ناصر آباد جنوبی تحریر کرتے ہیں کہ ان کی والدہ مکرمہ سکینہ سیفی صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب ناصر آباد جنوبی بعارضہ فالج بیمار ہوگئی ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں - احباب سے جلد شفایابی کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے-

سانحہ ارتحال

✿ مکرم طاہر سیٹھی صاحب لکھتے ہیں میری والدہ صاحبہ اہلیہ سیٹھی حبیب الرحمٰن صاحب مورخہ 12 مارچ 2002ء کی درمیانی رات وفات پاگئیں - مرحومہ نہایت اخلاق اور اعلیٰ اوصاف کی مالک تھیں - ہر قسم کی بیماری کے دوران انتہائی صبر کے ساتھ اپنا وقت گزارا، انتہائی مہمان نواز اور ہر کسی سے احترام سے گفتگو کرتیں - ان کی نماز جنازہ مکرم فرحت علی صاحب مربی سلسلہ جہلم شہر نے پڑھائی - تدفین احمدیہ قبرستان محمود آباد جہلم میں ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم ڈاکٹر الطاف الرحمٰن صاحب امیر مقامی جہلم نے دعا کروائی - مرحومہ نے اپنے بعد ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں - اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور لواحقین کو صبر و تحمل عطا فرمائے - آمین

✿ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ زوجہ مکرم محمد عالم بھٹی صاحب سابق باڈی گارڈ و کارکن وکالت مال ثالث تحریک جدید ساکن دارالنصر غربی حلقہ منعم مورخہ 16 مارچ 2002ء بعمر 74 سال وفات پاگئیں ہیں - آپ کی نماز جنازہ بعد نماز ظہر بیت المہدی میں مکرم مقصود احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی، آپ موصیہ تھیں، آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی، قبر تیار ہونے پر دعا مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی منعم نے کروائی - آپ مکرم ندیم احمد صاحب اور مکرم کلیم احمد صاحب کی والدہ محترمہ تھیں، اور محترم گوہر علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں، آپ نیک اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں - احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے - اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے-

✿ مکرم بشیر احمد صاحب شاہد کراچی ہیئر ڈریسر کالج روڈ لکھتے ہیں خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسماعیل صاحب عرف بوٹا مرحوم مورخہ 9 مئی 2002ء بروز جمعرات بوجہ ہارٹ اٹیک فضل عمر ہسپتال میں انتقال کر گئیں - مرحومہ کی نماز جنازہ مکرم صدر صاحب محلہ دارالعلوم جنوبی نے بعد از نماز مغرب بیت بشیر دارالعلوم جنوبی میں پڑھائی - مرحومہ نے سوگواروں میں پانچ بچیاں اور ایک بچہ چھوڑا ہے - اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے، مغفرت کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے-

تربیتی پروگرام

خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے مختلف حلقہ جات میں سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرامز جاری ہیں - ان میں تلاوت با آواز بلند، علمی و ورزشی مقابلہ جات، تربیتی لیکچرز، بیداری نماز کیلئے کوشش اور اجتماعی نماز تہجد کے پروگرام شامل ہیں - تین پروگراموں کی رپورٹ پیش ہے-

✿ حلقہ دارالشکر کا سہ روزہ پروگرام 6 تا 8 مئی تک ہوا - اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں تھے - انہوں نے اعزاز پانے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور حاضرین کو نصائح کیں - کل حاضری 157 رہی-

✿ حلقہ نصیر آباد سلطان کا سہ روزہ پروگرام 9 تا 11 مئی ہوا - اختتامی تقریب 11 مئی کو ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ تھے - انہوں نے خدام میں انعامات تقسیم کئے - کل حاضری 252 رہی-

✿ حلقہ دارالصدر جنوبی کا پروگرام مورخہ 8 تا 10 مئی ہوا - اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب مہتمم مقامی تھے - خدام نے کیمپنگ بھی کی - اختتامی تقریب کی حاضری 60 رہی - اللہ تعالیٰ ان پروگراموں کے مفید نتائج نکالے-

✿ مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ ناصر ہوسٹل کا سہ روزہ تربیتی پروگرام مورخہ 18 تا 20 مئی منعقد ہوا - تینوں دن تہجد باجماعت ادا کی گئی - خدام نے خوبصورت کیمپنگ کی - پروگرام کی اختتامی تقریب مورخہ 20 مئی کو شام 7:30 بجے منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید تھے - انہوں نے اعزاز پانے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے اور پُر قیمتی نصائح کیں - بعد میں انہوں نے کیمپنگ کا معائنہ کیا اور خدام کی محنت کو سراہا - اس پروگرام کی حاضری 120 رہی - پروگرام کے دوران علماء کرام نے تربیتی لیکچرز بھی دیئے-

ولادت

✿ مکرم مظفر احمد شہاب صاحب (ایم - اے بی ایڈ) جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 24 اپریل 2002ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام مدثر شہاب عطا فرمایا ہے - نومولود مکرم سردار محمد صاحب ٹیلر ماسٹر گولبازار ربوہ کا پوتا اور مکرم سیٹھ محمد عبداللہ صاحب نصیر آباد کا نواسہ ہے - درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے-

بقیہ صفحہ 8

عالمی اسلحہ انسپکٹروں کی واپسی نہیں بلکہ اسے ہتھیاروں سے پاک کرنا اصل مسئلہ ہے - جب عراق خطرناک ہتھیاروں سے پاک ہو جائے گا تو عالمی اسلحہ انسپکٹروں کی بغداد واپسی کا جواز بھی ختم ہو جائے گا - عراقی صدر اقوام متحدہ کی قراردادوں کی مسلسل خلاف ورزی کر رہے ہیں-

مشرقی تیمور کی نئی حکومت مشرقی تیمور کی نئی حکومت نے حلف اٹھالیا ہے - تحریک آزادی کے رہنما اور پہلے صدر شنانا گسماؤ نے وزیراعظم اور کابینہ کے 24 افراد سے دارالحکومت میں حلف لیا - تقریب میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان - بل کلنٹن، میگاوتی سوئیکارنو کے علاوہ دنیا کی اہم شخصیات اور 92 ممالک کے مندوبین نے شرکت کی - اقوام متحدہ کی رکنیت بھی مل گئی-

سیرالیون میں صدر کا انتخاب سیرالیون کے صدر احمد تجان کو پانچ سال کیلئے دوبارہ ملک کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے - انہوں نے 70 فیصد ووٹ حاصل کئے - ان کے حامیوں نے جشن منائے اور ریلیاں نکالیں-

6 - امریکی ہلاک افغانستان کے مشرقی صوبے پکتیا میں ایک طالب علم نے اپنے ساتھی کی مدد سے گھات لگا کر چھ امریکی فوجیوں کو ہلاک کر دیا - جوابی کارروائی میں طالب علم اور اس کا ساتھی بھی ہلاک ہو گئے-

ایٹمی عدم پھیلاؤ کا منصوبہ امریکہ نے ایٹمی عدم پھیلاؤ کیلئے نیا منصوبہ پیش کرتے ہوئے اتحادی ممالک پر زور دیا ہے اس منصوبے پر دستخط کریں تاکہ 11 ستمبر جیسے حالات اور دہشت گرد گروپوں کی ایٹمی ہتھیاروں تک رسائی کو روکا جا سکے - منصوبے پر 20 ارب ڈالر لاگت آئے گی جس سے نصف امریکہ اور بقیہ نصف جی سیون ممالک ادا کریں گے-

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆جمعرات 23-مئی زوال آفتاب : 1-05
☆جمعرات 23-مئی غروب آفتاب : 8-06
☆ جمعہ 24- مئی طلوع فجر : 4-28
☆ جمعہ 24- مئی طلوع آفتاب : 6-05

سماہنی سیکٹر پر بھارتی گولہ باری بھارتی فوجوں کی سماہنی سیکٹر کی شہری آبادی پر وحشیانہ گولہ باری سے تین افراد جاں بحق اور بارہ شدید زخمی ہو گئے بجلی اور ٹیلی فون کا نظام درہم برہم ہوگیا- متعدد مکانات تباہ ہو گئے لاکھوں روپے کے مویشی بھی ہلاک ہو گئے- بھارتی فوج نے علاقے میں پانچ سو سے زائد گولے برسائے- باغسر کے جنگلات میں آگ بھڑک اٹھی سرحدی علاقوں سے زخمیوں کو میر پور' بھمبر اور کھاریاں منتقل کر دیا گیا- چھمب اور افتخار آباد سیکٹر میں بھارتی فائرنگ سے خاتون ہلاک اور کئی افراد زخمی ہو گئے- بی بی سی کے مطابق صورتحال ایک مرتبہ پھر کشیدہ ہو چکی ہے پنجاب میں بھی بھارتی فوج کو الرٹ رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے- ادھر بھارت نے صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنے کے بارے میں عالمی برادری کی تمام اپیلوں کو نظر انداز کرتے ہوئے چند روز کے دوران اپنی فوجوں کو راجستھان کی سرحد کے اگلے دفاعی مورچوں تک پہنچا دیا ہے جس سے دونوں ملکوں کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی میں مزید اضافہ ہوگیا-

صدر نے آل پارٹیز کانفرنس طلب کر لی

صدر جنرل مشرف نے وفاقی کابینہ کے اجلاس کے بعد ملک کی تمام سیاسی جماعتوں کی کانفرنس (اے پی سی) طلب کی- جس میں ملک کی تازہ ترین جغرافیائی' دفاعی اور سیاسی صورتحال سمیت بھارت کی طرف سے پاکستان کو دی جانے والی مسلسل دھمکیوں کی جوابی حکمت عملی طے کی گئی-

بس کھائی میں گرنے سے 20 ہلاک مظفر آباد سے ریشیاں جانے والی بس حادثہ کا شکار ہو گئی- حادثہ میں 20 افراد ہلاک اور 50 زخمی ہو گئے- زخمیوں کو سی ایم ایچ مظفر آباد داخل کرا دیا گیا- بس کراسنگ کرتے ہوئے 1500 فٹ گہری کھائی میں جاگری-

ہم مذاکرات کیلئے تیار ہیں وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ بھارت کی جارحانہ گولہ باری کے باوجود پاکستان امن اور ڈائیلاگ کا علمبردار ہے اور رہے گا- ہماری مسلح افواج بھارتی جارحیت کا بھرپور قوت کے ساتھ جواب دیں گی امریکہ اور عالمی برادری نے خطے سے کشیدگی کے خاتمے اور افواج کی واپسی کیلئے کوشش شروع کی ہیں- پاکستان کو توقع ہے کہ بالآخر بھارت دانشمندی سے کام لے گا اور گولہ باری کا سلسلہ روک کر مذاکرات کی میز پر بیٹھنے پر آمادہ ہوگا- وہ نیوز کانفرنس میں سوالوں کے جواب دے رہے تھے-

جھنگ کے بے زمین کاشتکاروں میں اراضی کی تقسیم گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ عوام اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے باہمی تنظیمیں بنا کر حکومت کا ہاتھ بٹائیں- وہ جھنگ میں بے زمین کسانوں میں سرکاری زرعی اراضی کے مالکانہ حقوق کی اسناد کی تقریب تقسیم کے موقع پر بے زمین کاشتکاروں اور دیگر افراد سے خطاب کر رہے تھے اس موقع پر 1591 ایکڑ سرکاری اراضی کے کاغذات 72 بے زمین کاشتکار خاندانوں میں تقسیم کئے گئے-

سٹاک مارکیٹ کریش لاہور سٹاک مارکیٹ کریش ہو گئی- 250 سے زائد کمپنیوں کے حصص کی قیمتیں بری طرح گر گئیں- جبکہ 100 کمپنیوں پر انتہائی نچلی سطح کے لاک لگ گئے- اور مجموعی مالیت 29 ارب (7.45 فیصد) کم ہو گئی- متعدد سرمایہ کار اپنا سرمایہ گنوا بیٹھے اور بعض سٹاک بروکروں کے بھی ڈیفالٹ کا خطرہ ہے-

قوم ایک اکائی کی طرح اکٹھی ہے گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ ملکی دفاع کے معاملہ پر پوری قوم ایک اکائی کی طرح اکٹھی ہے- کسی کو اس بارے میں شبہ نہیں ہونا چاہئے- کہ تمام پاکستانی اپنے وطن کے دفاع کیلئے سیسہ پلائی دیوار کی طرح ہیں- ہمیں یقین ہے کہ حکومت مخالف جماعتیں بھی ملکی دفاع میں آگے ہوں گی- گورنر پنجاب فیصل آباد میں کالج کا کانووکیشن اور کے ایم تھری کی تعمیر کے موقع پر خطاب کر رہے تھے-

بجٹ کی تیاری آخری مراحل میں وفاقی بجٹ برائے سال 03-2002ء کی تیاری آخری مراحل میں داخل ہو گئی ہے- آئندہ مالی سال کے بجٹ کے حجم کا تخمینہ 800 ارب روپے متوقع ہے- جو گزشتہ سال سے تقریباً سات فیصد زیادہ ہے- دفاعی بجٹ میں 12 فیصد اضافہ جبکہ ریونیو ٹارگٹ 425 ارب روپے تک مقرر کیا جائے گا- وفاقی بجٹ کا اعلان جون کے تیسرے ہفتے میں کیا جائے گا-

جنگ سے بھارت کا شدید نقصان ہوگا-

برطانیہ نے بھارت کو متنبہ کیا ہے کہ پاکستان کے ساتھ چوتھی جنگ ایٹمی تصادم میں تبدیل ہو گئی ہے جس میں بھارت کو اس کے تصور سے بھی زیادہ نقصان ہوگا- جغرافیائی حالات اور مخالف قوتوں کی مزاحمت کی وجہ سے بھارت اسے آسانی سے جیت نہیں سکے گا-

اسرائیل میں فدائی حملے اسرائیل میں فلسطینیوں نے دو فدائی حملے کر کے تین یہودیوں کو ہلاک اور 50 کو زخمی کر دیا ہے-

پاکستان سرحد پار دہشت گردی روکے- جرمنی

جرمنی نے پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ سرحد پار دہشت گردی روکے- جرمن وزیر خارجہ نے کہا کہ بھارت ذمہ دارانہ پالیسی پر کاربند رہے- جلد بازی سے دہشت گردوں کو فائدہ ہوگا-

جنگ سے گریز کریں چین اور رومانیہ نے پاکستان اور بھارت سے اپیل کی ہے کہ صبر وتحمل کا رویہ اختیار کرتے ہوئے دونوں ممالک جنگ سے گریز کریں- اسی طرح بنگلہ دیش' ایران' کویت نے بھی اس بات پر زور دیا ہے کہ بھارت اور پاکستان مسائل مذاکرات کے ذریعہ حل کریں کویت کی کابینہ کے اجلاس میں نائب وزیر خارجہ شیخ صباح الاحمد الجابر الصباح نے پاکستان اور بھارت کے درمیان جھڑپوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا- ایرانی نائب وزیر خارجہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ فوجی راستہ اختیار کرنا درست نہیں- بنگلہ دیش حکومت کے ترجمان نے کہا ہے کہ کشیدگی خطے کے امن کے لئے خطرہ ہے- پاک بھارت جنگ سے دوسرے ممالک بھی متاثر ہونگے-

عراق کو اسلحہ سے پاک کرنا چاہتے ہیں-

امریکہ کے نائب صدر ڈک چینی نے کہا ہے کہ عراق میں

باقی صفحہ 7 پر

داخلہ ایم-اے

ایم اے انگلش' ایم اے اردو اور ایم اے اکنامکس کے داخلہ کی آخری تاریخ 30 مئی 2002ء ہے

نیشنل کالج ربوہ

فون 212757-212034

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی-/50 روپے- بڑی-/200 روپے

تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

04524-212434 Fax:213966

For Genuine TOYOTA Parts

AL-FURQAN

MOTORS PVT LIMITED

Ph:
021- 7724606
7724607, 7724609

47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

TOYOTA, DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

فون نمبر 021- 7724606
7724607
7724609

47- تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3